© rasailojaraid.com

# ابوزکریا یحییٰ یوحنا ابن ماسویہ

## عہدِ عباسی کی ایک ممتاز علمی شخصیت

وسیم احمد اعظمی. ۵۸۳ شیخو پورہ کالونی علی گنج لکھنؤ۔

ابوزکریا یحییٰ، یوحنا ابن ماسویہ النسطوری، البغدادی کا شمار عہد عباسی کے نامور اطباء میں ہوتا ہے ابن ندیم نے اس کا نام ابو زکریا یحییٰ بن ماسویہ[1] عمر رضا کحالہ نے ابوزکریا یوحنا ابن ماسویہ[2] اور قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی نے طبقات الامم (مؤلفہ صاعد بن احمد الاندلسی متوفی ۴۶۲ھ) کے اردو ترجمہ کے حاشیہ پر ابوزکریا یحییٰ (یا) یوحنا ابن ماسویہ لکھا ہے[3]۔

تاریخ کی کتابوں اور طبی تذکروں میں اسکے سنہ ولادت کی وضاحت نہیں ملتی عمر رضا کحالہ نے سنہ وفات ۲۴۳ھ / ۸۵۷ء، بعہد واثق باللہ (سنہ جلوس ۲۲۷ھ) لکھا ہے[4] آمنہ صبری مراد نے بھی اسی قول کو ترجیح دیا ہے[5] خدا بخش لائبریری پٹنہ۔۔

---

[1] الفہرست ص ۲۹۶، ابن ندیم [2] معجم المؤلفین ج ص عمر رضا کحالہ [3] حاشیہ اردو ترجمہ طبقات الامم ص ۵۸ (مترجم قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی) [4] معجم المؤلفین ج ص عمر رضا کحالہ۔ عہد کی تعیین میں عمر رضا کحالہ اور آمنہ صبری مراد سے تسامح ہوا ہے واثق باللہ کا عہد خلافت ۲۲۷ھ / ۸۴۲ء تا ۲۳۲ھ / ۸۴۷ء ہے۔ مسودہ میں ۲۴۳ھ / ۸۵۷ء المتوکل باللہ کا عہد خلافت ہے (وسیم احمد اعظمی)



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کے عربی کیٹلاگ ج ۴ صلہ میں کتاب المستجری تفصیلات کے ذیل میں عہد واثق باللہ (۲۱۳ھ) تحریر ہے[1] غلام جیلانی نے اس کا عہد ۲۰۵ھ تا ۲۵۰ھ لکھا ہے[2] ابن ابی اصیبعہ نے عہد المتوکل باللہ (متوفی ۲۴۷ھ/۸۶۱ء) تک حیات کا تذکرہ کیا ہے[3]

یوحنا کی وفات پر ایک شاعر نے چند اشعار نظم کیے تھے،

آن الطبیب لطبہ ودوائہ
لا یستطیع دفاع امر قد اتی

ما للطبیب یموت بالداء الذی
قد کان یبری منہ فیما قد مضی

مات المداوی والمداوی والذی
جلب الدواء وباعہ ومن اشتری

یہ بات افسوس ناک ہے کہ پروفیسر ای جی براؤن (مولف اریبین میڈیسن) نے اس کو ہجائیہ نظم قرار دیا ہے۔

یوحنا کا باپ ماسویہ پڑھا لکھا نہیں تھا، وہ جندی شاپور کے بیمارستان میں دواکوب کی حیثیت سے ملازم اور اس فن کا ماہر تھا، اسی لئے جبریل بن بختیشوع نے اس کو بغداد بلا لیا، یہیں ایک کنیز کے بطن سے میخائیل اور یوحنا پیدا ہوئے،

---

[1] خدا بخش لائبریری کیٹلاگ ج ۴ ص ۱ مرتبہ مولوی عظیم الدین۔ ملحوظ رہے کہ ۲۱۳ھ المامون (متوفی ۲۱۸ھ/۸۳۳ء) کا عہد خلافت ہے، مولوی عظیم الدین سے عہد کی تعیین میں تسامح ہوا ہے (وسیم احمد اعظمی)
[2] مخزن الجواہر ص ۹۳۶ حکیم غلام جیلانی [3] عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ص ۲۴۶، ابن ابی اصیبعہ، مطبوعہ بیروت ۱۹۶۵ء [4] بحوالہ طب العرب ص ۱۱۲ ترجمہ نیر واسطی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



گویا یوحنا نے جس ماحول میں پرورش پائی تھی وہ سراسر جندی شاپور کے طبی اسکول کا ماحول تھا اور ماسویہ کے لڑکے میخائیل نے جہاں "طب عملی" میں حصہ لیا اور ایک نامور طبیب کی حیثیت سے شہرت پائی وہیں یوحنا "طب علمی" میں یکتا ملا۔

**اخلاق:-** یوحنا بن ماسویہ بہت خوش طبع واقع ہوا تھا بغداد میں اسکے گھر پر بزم آرائیاں ہوتیں، اطبار، حکما ر اور ادیبوں کا مجمع رہتا تھا با ایں ہمہ اسکے مزاج میں تیزی اور بلا کی زود رنجی تھی، اکثر خفیف حرکتیں کرکے شرمندہ ہوتا۔ ویسے اگر ہم آل ماسویہ" کا نفسیاتی تجزیہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا کے باپ ماسویہ میں بھی حسد اور طعن و تشنیع کا عنصر غالب تھا طبعتہ ذکردل سے پتہ چلتا ہے کہ جب جبرئیل بن بختیشوع کو ہارون الرشید (متوفی ۱۹۳ھ ۸۰۹ء) نے اپنا معالج بنالیا تو اس کے علی الرغم کہ ماسویہ دواکوب تھا اسکو بہت تکلیف ہوئی تھی اور انہوں نے کہا تھا۔

"ابو عیسیٰ (جبرئیل بن بختیشوع) قدر و منزلت کے آسمان پر جا پہنچا اور ہم اسی بیمارستان جندی شاپور میں پڑے ہیں"

یوحنا کا بھائی میخائیل بھی درشت طبیعت کا حامل تھا اس کے یہاں کسی قول کے جذب و قبول کا معیار بہت سخت تھا فن طب میں دو سو سال قبل کے اطبار کے اقوال ہی قبول کرتا اور متاخرین اطبار کے اقوال کو بالکلیہ رد کردیتا بہرحال یوحنا کی اخلاقی پستی اور سفلہ پن کو اس کے خاندانی پس منظر میں دیکھنا چاہیئے انھوں نے ابوزید حنین بن اسحٰق العبادی (متوفی ۸۷۳ء) کو اپنے درس سے صرف اس لئے نکالدیا تھا کہ وہ حیرہ کا باشندہ تھا اور دوران درس مشکل

---

ملخص من التاریخ الطب القدیم ص ۲۳۶ آمنہ صبری مراد۔



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اور پیچیدہ سوالات کرتا تھا،

ملوحنا بلاشبہ ذہین تھا، لیکن اسکے یہاں زبان پر قابو رکھنے کا عنصر نہیں تھا۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے یوحنا کو ایک منصف کے سامنے بحث میں پیچھے کیا تو اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"اگر جہالت و حماقت، جس میں تو مبتلا ہے عقل سے بدل دی جائے اور پھر اس عقل کو سو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ہر ٹکڑا ارسطو سے زیادہ ذہین و عقیل ہوگا"

یہ اور اسی طرح کے متعدد واقعات ابن ابی اصیبعہ نے یوسف بن ابراہیم کے حوالے سے اپنی کتاب میں نقل کیے ہیں۔[1]

**بندر کی تشریح:-** ملوحنا بن ماسویہ سے ایک واقعہ منسوب ہے کہ انسانی لاشوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس نے بندروں پر عمل تشریح کیا تھا چنانچہ پروفیسر ای، جی براؤن "نے نامہ دانشوران" کے حوالے سے لکھا ہے:

"یوحنا بن ماسویہ نے انسانی لاشیں میسر آنے کی وجہ سے ایک خاص دارالمکشف روم میں جو اسی مقصد کے لئے دریائے دجلہ کے کنارے تعمیر کرایا تھا بندروں کا ڈیسیکیشن کیا کرتا تھا اور ۸۳۶ء میں خلیفہ معتصم باللہ کے حکم سے فرمانروائے نوبہ نے اسکو بندر کی ایک مخصوص قسم مہیا کی تھی، جو قد و قامت میں انسان سے بہت مشابہ تھی"۔[2]

---

[1]: الفہرست ص ابن ندیم۔ [2] عیون الانباء فی طبقات الاطباء ص ۱۸۰ ج ۱ از ابن ابی اصیبعہ [3] نامہ دانشوران ج ۲ ص ۳۷، ص ۳۸۔



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



"نامہ دانشوران" اور بعض دیگر تذکروں میں "عیون الانبار فی طبقات الاطباء" کے حوالے سے یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے لیکن میرے خیال سے تاریخ علم تشریح کی تدوین کے لئے اس واقعہ کو سنجیدگی سے لینے کے چنداں ضرورت نہیں ہے حقیقت تو یہ ہے کہ یوحنا بن ماسویہ کا چڑچڑا پن خلیفہ وقت سے بھی ڈھکا چھپا نہ تھا اور طرفہ یہ کہ خود یوحنا کے پاس "حاحم" نام کی ایک بندیا تھی اور المعتصم باللہ نے یوحنا کے ہاں بندر بھیج کر ایک طرح کا مذاق کیا تھا۔

پروفیسر ای۔جی براؤن کا یہ کہنا بھی غیر صحیح ہے کہ یہ بندر خلیفہ معتصم باللہ نے منگوائے تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بندر شہریار نوبہ جرجر بن زکریا نے رمضان المبارک ۲۲۱ھ میں المعتصم باللہ کو بطور ہدیہ بھجوائے تھے۔

مزید یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ اس روایت کے بعد ابن ابی اصیبعہ نے کہیں بھی اس کی وضاحت نہیں کی کہ جب اس بندر پر تشریح کا عمل کیا جاچکا تو مزید بندروں کے حصول کے لئے کیا اقدامات کیے گئے دریائے دجلہ کے کنارے ڈیسکشن روم کی تعمیر کا تذکرہ ابن ابی اصیبعہ نے نہیں کیا ہے اتنا ضرور ہے کہ اس بندر پر عمل تشریح کے بعد یوحنا نے المعتصم باللہ کو یقین دلایا تھا کہ وہ علم تشریح پر ایک ایسی کتاب لکھے گا جو اسلامی عہد میں اپنی مثال آپ ہوگی[1] ان باتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بندر پر عمل تشریح ایک اتفاق اور صرف اتفاق تھا مناسب تو یہ ہے کہ یوحنا کے حوالے سے ہمیں تاریخ علم تشریح کی تدوین پر اس قدر زور نہیں دینا چاہیے کیونکہ جب متقدمین اطباء کے یہاں انسانی لاشوں پر تشریح کا عمل ملتا ہے تو بہت بعد کے طبیب کی بابت اس قدر اصرار

---

[1] عیون الانبار فی طبقات الاطباء صفحہ ۲۵ ابن ابی اصیبعہ مطبوعہ بیروت سنہ ۱۹۶۵ء۔



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اور پیچیدہ سوالات کرتا تھا۔

یوحنا بلاشبہ ذہین تھا، لیکن اسکے یہاں زبان پر قابو رکھنے کا عمل نہیں تھا۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے یوحنا کو ایک منصف کے سامنے پیش ہونے پر مجبور کیا تو اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"اگر جہالت وحماقت، جس میں تو مبتلا ہے عقل سے بدل دی جائے، اور پھر اس عقل کو سو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ہر ٹکڑا ارسطو سے زیادہ ذہین و عقیل ہوگا"

یہ اور اسی طرح کے متعدد واقعات ابن ابی اصیبعہ نے یوسف بن ابراہیم کے حوالے سے اپنی کتاب میں نقل کیے ہیں[2]

**بندر کی تشریح:-** یوحنا بن ماسویہ سے ایک واقعہ منسوب ہے کہ انسانی لاشوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس نے بندروں پر عمل تشریح کیا تھا چنانچہ پروفیسر ای، جی براؤن "نامہ دانشوران" کے حوالے سے لکھا ہے:

"یوحنا بن ماسویہ نے انسانی لاشیں میسر آنے کی وجہ سے ایک خاص ڈسکشن روم میں جو اسی مقصد کے لئے دریائے دجلہ کے کنارے تعمیر کرایا تھا، بندروں کا ڈسیکشن کیا کرتا تھا اور ۸۳۶ء میں خلیفہ معتصم باللہ کے حکم سے فرمانروائے نوبہ نے اسکو بندر کی ایک مخصوص قسم مہیا کی تھی، جو قد وقامت میں انسان سے بہت مشابہ تھی"[3]

---

[1]: الفہرست ص ابن ندیم۔ [2] عیون الانباء فی طبقات الاطباء ص ۱۸۳ جلد ۱ از ابن ابی اصیبعہ [3] نامہ دانشوران ج ۲ ص ۳۷، ص ۳۸۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



"نامسد الشوران" اور معجم دیگر تذکروں میں "عیون الانبار فی طبقات الاطبا" کے حوالے سے یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے لیکن میرے خیال سے تاریخ علم تشریح کی تدوین کے لئے اس واقعہ کو سنجیدگی سے لینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے حقیقت تو یہ ہے کہ یوحنا بن ماسویہ کا چڑچڑا پن خلیفہ وقت سے بھی ڈھکا چھپا نہ تھا اور طرفہ یہ کہ خود یوحنا کے پاس "حماحم" نام کی ایک بندریا تھی اور المعتصم باللہ نے یوحنا کے ہاں بندر بھیج کر ایک طرح کا مذاق کیا تھا،

پروفیسر ای، جی براؤن کا یہ کہنا بھی غیر صحیح ہے کہ یہ بندر خلیفہ معتصم باللہ نے منگوائے تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بندر شہریار نوبہ جرجر بن زکریا نے رمضان المبارک ۲۲۱ھ میں المعتصم باللہ کو بطور ہدیہ بھجوائے تھے،

مزید یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ اس روایت کے بعد ابن ابی اصیبعہ نے کہیں بھی اس کی وضاحت نہیں کی کہ جب اس بندر پر تشریح کا عمل کیا جا چکا تو مزید بندروں کے حصول کے لئے کیا اقدامات کیے گئے دریائے دجلہ کے کنارے ڈیسکشن روم کی تعمیر کا تذکرہ ابن ابی اصیبعہ نے نہیں کیا ہے اتنا ضرور ہے کہ اس بندر پر عمل تشریح کے بعد یوحنا نے المعتصم باللہ کو یقین دلایا تھا کہ وہ علم تشریح پر ایک ایسی کتاب لکھے گا جو اسلامی عہد میں اپنی مثال آپ ہوگی[1] ان باتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بندر پر عمل تشریح ایک اتفاق اور صرف اتفاق تھا۔ مناسب تو یہ ہے کہ یوحنا کے حوالے سے ہمیں تاریخ علم تشریح کی تدوین پر اس قدر زور نہیں دینا چاہئے کیونکہ جب متقدمین اطبار کے یہاں انسانی لاشوں پر تشریح کا عمل ملتا ہے تو بہت بعد کے طبیب کی بابت اس قدر اصرار

---

[1] عیون الانبار فی طبقات الاطبار صفحہ ۲۵ ابن ابی اصیبعہ مطبوعہ بیروت ۱۹۶۵ء۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

**بیت الحکمت سے وابستگی:-** یوحنا ابن ماسویہ، بہت زبردست ترجمہ، بیان اور طب علمی کا ماہر تھا علاوہ یونانی اور سریانی زبانوں پر بھی اسکو کمال حاصل تھا، ہارون رشید نے سنہ ۸۰۶ھ کو عموریہ، انقرہ اور دیگر رومی عیسائیوں کے شہروں کی فتوحات کے موقع پر طب کی جس قدر کتابیں حاصل ہوئیں ان کو مختلف لسانیاتی و موضوعاتی شعبوں میں تقسیم کرکے جب تراجم کا ارادہ کیا تو یوحنا کو اس کا نگراں اور افسر اعلیٰ مقرر کیا ملے اور خوشنویسوں کی ایک جماعت کو ترجمہ کی تسوید پر مامور کیا ایک روایت کے مطابق کتابوں کی فراہمی کے لئے یوحنا نے بلاد روم کا سفر بھی کیا تھا۔

**یوحنا بحیثیت معالج:-** سابق میں مذکور ہوا کہ یوحنا "طب علمی" میں مہارت رکھتا تھا اور بلاشبہ بنیادی طور پر وہ تصنیف و تالیف کا آدمی تھا اس کے باوجود خلفائے بنو عباس کے دربار سے وابستگی کے سبب بیمارستان بغداد کا نظم اور خلفاء کی صحتی تدابیر بھی اس کے فرائض منصبی میں شامل تھے تذکروں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ہارون الرشید (متوفی ۸۰۹ھ) کے عہد خلافت سے المتوکل (متوفی ۸۶۱ھ) کے عہد خلافت تک طبی مشیر بھی تھا۔

بایں ہمہ یہ حقیقت ہے کہ معالج کی حیثیت سے یوحنا کا مقام بہت زیادہ بلند نہیں تھا ابن ابی اصیبعہ نے المعتصم باللہ (متوفی ۸۴۲ھ) کے طبیب خاص

---

ملے : تاریخ الحکماء ص ۵۱۳ (فارسی ترجمہ) جمال الدین القفطی۔

ملے ۔ ۔ ۔ ۔

© rasailojaraid.com